AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

قرآنی اصطلاح "اہلِ کتاب" کے مصداق مذاہب: مسلم مفکرین کی آراء کا تحقیقی جائزہ

The Qur’ānic Term Ahl al-Kitāb and Its Referent Religions: A Critical Study of Muslim Thinkers’ Views

Usman Shafiq*

PhD Research Scholar (IUB)

ABSTRACT

The Qur’ānic terminology holds fundamental significance in Islamic sciences, serving not only as a means to comprehend the depth of meanings but also as a foundation for dialogue with other religions and civilizations. Among these key terms, Ahl al-Kitāb (People of the Book) is one of the most frequently mentioned in the Qur’ān. It primarily refers to the Jews and Christians, regardless of whether they belong to the lineage of the Israelites or otherwise. The Qur’ān and Hadith, along with the views of early exegetes and Hadith scholars, support this interpretation. Although some other religious groups, such as Magians, Samaritans, and Sabians, have occasionally been associated with the category of Ahl al-Kitāb, the majority of Muslim jurists and later thinkers maintain that this designation cannot accurately be applied to them, as their scriptures and prophetic teachings no longer exist in an authentic form. The Prophet Muḥammad ﷺ also distinguished between the Magians and the People of the Book, permitting only a similarity of treatment in legal rulings concerning jizyah, without granting them the full status of Ahl al-Kitāb. This article explores these debates, analyzing the arguments of classical and modern Muslim scholars to clarify the scope and implications of the term Ahl al-Kitāb.

Keywords: *Ahl al-Kitāb, Jews and Christians, Sabians, Magians, Interfaith relations, Quranic Term.*

تمہید:

قرآنی اصطلاحات اسلامی علوم میں نہایت بنیادی اہمیت کی حامل ہیں۔ یہ اصطلاحات نہ صرف معانی و مفاہیم کی گہرائی تک رسائی کا ذریعہ ہیں بلکہ مختلف اقوام اور مذاہب کے ساتھ مکالمے کی بنیاد بھی فراہم کرتی ہیں۔ انہی میں سے ایک اہم اصطلاح "اہلِ کتاب" ہے، جو قرآن مجید میں متعدد مقامات پر استعمال ہوئی ہے۔ اس کے ذریعے ان مذاہب اور اقوام کی نشاندہی کی گئی ہے جنہیں وحی الٰہی، آسمانی کتب اور انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات تک رسائی حاصل رہی۔ اہلِ کتاب کا تصور نہ صرف یہود و نصاریٰ کے لیے بولا گیا بلکہ متقدمین جیسے مفسرین و فقہاء اور متاخرین مسلم

مفکرین نے اس کے مصداق میں دیگر مذاہب کے بارے میں بھی آراء پیش کی ہیں۔ اس بحث کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ مسلم معاشروں میں اہلِ کتاب کے ساتھ تعلقات کے اصول، معاشرتی روابط، شادی بیاہ، خوراک، اور سیاسی معاملات میں اہلِ کتاب کی حیثیت ایک بنیادی کردار ادا کرتی ہے اور انہیں دیگر مشرک اقوام سے تعامل کرنے میں ممتاز کرتی ہے۔ زیرِ نظر آرٹیکل میں ہم یہ جائزہ لیں گے کہ مسلم مفکرین نے "اہلِ کتاب" کی اصطلاح کے مصداق میں کن کن مذاہب کو شامل کیا ہے اور اس ضمن میں ان کے دلائل و آراء کیا ہیں۔ اس مطالعے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ اگرچہ اس اصطلاح کا سب سے پہلا اطلاق یہود و نصاریٰ پر ہوتا ہے، تاہم بہت سے علماء و مفکرین نے دیگر مذہبی گروہوں جیسے مجوس، صابئین اور بعض دیگر فرق و ملل کو بھی اس دائرے میں شامل کیا ہے۔

اہلِ کتاب کے مفاہیم:

اہلِ کتاب دو الفاظ کا مرکب ہے، "اہل" اور "کتاب"۔ ذیل میں ہم اس کا لغوی و اصطلاحی مفہوم ذکر کریں گے۔

لغوی مفہوم

لفظ "اہل" کا مفہوم لغت کی معروف کتب میں یوں بیان کیا گیا ہے:

أهل الرجل عشيرته وذو قرباه، وأهل المذهب: من يدين به، وأهل الإسلام: من يدين به،وأهل البيت: سكانه، وأهل الرجل: زوجه وأخص الناس به، وأهل بيت النبي ﷺ: أزواجه وبناته وصهره۔[1]

آدمی کے اہل سے مراد اس کے خاندان اور قرابت دار ہیں اور اہلِ مذہب سے مراد اس کی پیروی کرنے والے لوگ، اور اہلِ اسلام سے مراد جو لوگ اس دین پر چلتے ہیں۔ اور اہلِ بیت سے مراد اس گھر کے رہائشی۔ آدمی کے اہل سے مراد اس کی بیوی اور خاص لوگ۔ اور نبی ﷺ کے گھر والوں سے مراد آپ کی بیویاں، بیٹیاں اور آپ ﷺ کے سسرال ہیں۔

لفظ "الکتاب" کا مفہوم لغت کی معروف کتب میں یوں بیان کیا گیا ہے:

كتبه كتُبًا وكتابًا، أي:خطه،وهو ما يُكتب فيه،والدواة والتوراة والصحيفة والحكم والقدر.[2]

اس نے کئی کتابیں اور ایک کتاب لکھی، یعنی اس کی لکھائی اور جو اس میں لکھا گیا ہے، اس کو لغوی اعتبار سے "کتاب" کہتے ہیں اور دوات، تورات، صحیفہ، فیصلہ و تقدیر کے لئے بھی کتاب کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

اصطلاحی مفہوم

اہلِ کتاب کے اصطلاحی مفہوم سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں، جو تورات و انجیل کے وارث ہونے کے دعویدار ہیں:

فی قول اهل الكتاب، ان المراد بالكتاب، التوراة، والانجيل، فاهل الكتاب اهل التوراة و الانجيل، هم اليهود والنصارى، ومن دان دينهم بفرقهم المختلفة، ومن عدا هؤلاء من الكفار فليس من أهل الكتاب.[3]

---

[1] ابن منظور، جمال الدین محمد بن مکرم، **لسان العرب**،(بیروت: دار صادر ، 1407ھ، طبعۃسوم)، بذیل مادہ اھل۔

[2] ابن فارس، ابوالحسین احمد بن فارس، **معجم مقاییس اللغۃ**،(دمشق: دارالفکر، 1399ھ، طبع اول)، بذیل مادہ کتب۔

[3] نور الدین، عادل، **مجادلۃ اھل الکتاب فی القرآن الکریم و السنۃ النبویۃ**،(الریاض: مکتبۃ الرشد، 2007ء، طبعۃاولی)،ص32۔

اہلِ کتاب میں الکتاب سے مراد تورات وانجیل دو کتابیں ہیں، سو اہلِ کتاب اہل تورات وانجیل ہیں اور وہ یہود ونصاریٰ ہیں، ان کے مذہب پر چلنے والے تمام لوگ، خواہ وہ اس کے کسی بھی متعلقہ فرقے سے تعلق کیوں نہ رکھتے ہوں۔ اور ان کے علاوہ دیگر کفار اہلِ کتاب میں شامل نہیں ہیں۔

قرآن مجید میں اہلِ کتاب کی اصطلاح اور مفسرین کی آراء

اہلِ کتاب کی اصطلاح مرکب اضافی کی صورت میں 31 مقامات پر قرآنِ مجید میں مذکور ہے۔ کہیں اہلِ کتاب کی تعریف تو کہیں رد اور کہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے مخاطب کرتے ہوئے کئی ایک احکامات عطا کیے ہیں۔ خطاب کے اعتبار سے یہ اصطلاح تین اقسام پر مشتمل ہے۔

1۔ صرف یہود کو خطاب

2۔ صرف نصاریٰ کو خطاب

3۔ یہود و نصاریٰ دونوں کو خطاب

ذیل میں ہم اس کی امثلہ ذکر کرتے ہیں۔

1۔ اہلِ کتاب سے صرف یہود کو خطاب

قرآن مجید میں کئی ایک مقامات پر اللہ تعالیٰ نے صرف یہود کے لئے اہلِ کتاب کی اصطلاح استعمال کی ہے، اس کی ایک مثال غزوہ احزاب کے فوری بعد بنو قریظہ کو بدعہدی کی سزا دینے کے لئے ان پر لشکر کشی کا حکم دیا اور پھر اس کے بعد فتح کی منظر کشی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اِن یہودیوں کو اہلِ کتاب کہہ کر بیان کیا۔

وَ اَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَ قَذَفَ فِي قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَ تَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا۔ [4]

اور اس نے ان اہل کتاب کو، جنھوں نے ان کی مدد کی تھی، ان کے قلعوں سے اتار دیا اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا، ایک گروہ کو تم قتل کرتے تھے اور دوسرے گروہ کو قید کرتے تھے۔

اس آیت میں اہلِ کتاب سے مراد کون سے مذاہب ہیں، اس کی تفسیر میں مفسرین کے اقوال درج ذیل ہیں۔

مجاہدؒ

امام محمد بن جریر طبریؒ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کئی ایک مفسرین کے اقوال ذکر کرتے ہیں:

عن مجاهد :وَأَنزلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ قال: قريظة.[5]

مجاہد سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں یہاں اہلِ کتاب سے مراد قریظہ (یہود) ہیں۔

قتادہؒ

[4] الاحزاب 33 : 26۔

[5] الطبری، محمد بن جریر، **جامع البیان فی تفسیر آی القرآن**، (بیروت:مؤسسة الرسالة، 1420ھ، طبعۃاولیٰ)، 243/20۔

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

عن قتادة، قوله: (وَأَنزلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ) وهم: بنو قُرَيظة.[6]

قتادۃ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں یہاں اہلِ کتاب سے مراد بنو قریظہ (یہود) ہیں۔

2۔اہلِ کتاب سے صرف نصاریٰ کو خطاب

اسی طرح قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب کی اصطلاح صرف نصاریٰ کے لئے استعمال فرمائی، اس کی ایک مثال عیسائیوں کو غلو نہ کرنے کا حکم ہے اور انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب کہہ کر مخاطب کیا ہے۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِي دِيْنِكُمْ وَ لَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللهِ اِلَّا الْحَقَّ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللهِ وَ كَلِمَتُه اَلْقٰىهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللهِ وَ رُسُلِهٖ وَ لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ اِنَّمَا اللهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَه اَنْ يكُوْنَ لَه وَلَدٌ لَه مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ كَفٰى بِاللهِ وَكِيلًا.[7]

اے اہلِ کتاب! اپنے دین میں حد سے نہ گزرو اور اللہ پر مت کہو مگر حق۔ نہیں ہے مسیح عیسیٰ ابن مریم مگر اللہ کا رسول اور اس کا کلمہ، جو اس نے مریم کی طرف بھیجا اور اس کی طرف سے ایک روح ہے۔ پس اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور مت کہو کہ تین ہیں، باز آجاؤ، تمہارے لیے بہتر ہو گا۔ اللہ تو صرف ایک ہی معبود ہے، وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی کوئی اولاد ہو، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ بطور وکیل کافی ہے۔

اس آیت میں اہلِ کتاب سے مراد کون سے مذاہب ہیں، اس کی تفسیر میں مفسرین کے اقوال درج ذیل ہیں۔

ابو جعفرؒ

امام طبریؒ اس آیت کی تفسیر میں ذکر کرتے ہیں:

قال أبو جعفر: يعني جل ثناؤه بقوله:"يا أهل الكتاب"، يا أهل الإنجيل من النصارى.[8]

ابو جعفر نے کہا، اللہ جل ثناؤہ کہ اس قول يا أهل الكتاب سے مراد، نصاریٰ سے اے انجیل والو ہے۔

ابن کثیرؒ

امام ابنِ کثیرؒ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

يَنْهَى تَعَالَى أَهْلَ الْكِتَابِ عَنِ الْغُلُوِّ وَالْإِطْرَاءِ وَهَذَا كَثِيرٌ فِي النَّصَارَى فَإِنَّهُمْ تَجَاوَزُوا حَدَّ التَّصْدِيقِ بِعِيسَى.[9]

اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب کو غلو اور زیادتی سے روکا ہے، اور یہ عمل نصرانیوں میں بہت زیادہ ہے، پس انہوں نے عیسیٰؑ کی تصدیق کرنے کی حد کو تجاوز کیا۔

3۔اہلِ کتاب سے یہود و نصاریٰ دونوں کو خطاب

---

[6] ایضاً

[7] النساء 4 : 171۔

[8] الطبری، **جامع البیان فی تفسیر آی القرآن**، 415/9۔

[9] ابنِ کثیر، ابو الفداء، اسماعیل بن عمر، **تفسیر القرآن العظیم**،(بیروت: دارالکتب العلمیہ،1419ھ، الطبعۃالاولیٰ)،424/2۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اسی طرح قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیشتر مقامات پر اہلِ کتاب کی اصطلاح یہود و نصاریٰ دونوں کے لئے بھی استعمال کی ہے، اس کی ایک مثال درج ذیل ہے۔

لَیسَ بِاَمَانِیکُمْ وَ لَا اَمَانِي اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ یعْمَلْ سُوْٓءًا یجْزَ بِه وَ لَا یجِدْ لَه مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیا وَّ لَا نَصِیرًا۔[10]

نہ تمہاری آرزوؤں پر (موقوف ہے) اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر، جو بھی کوئی برائی کرے گا اسے اس کی جزا دی جائے گی اور وہ اپنے لیے اللہ کے سوا نہ کوئی دوست پائے گا اور نہ کوئی مددگار۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

امام قرطبیؒ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل فرماتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ مِنَّا. وَقَالَتْ قُرَيْشٌ: لَيْسَ نُبْعَثُ، فنزلت هذه الآية.[11]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، یہود و نصاریٰ نے کہا کہ جنت میں ہمارے سوا کوئی نہیں داخل ہوگا اور قریش نے کہا کہ ہم تو (قبروں) سے زندہ ہی نہیں کیے جائیں گے، تو پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

احادیث میں اہلِ کتاب کی اصطلاح اور محدثین کی آراء

کتبِ تسعہ میں نبی کریم ﷺ کی 100 سے زائد ایسی احادیث منقول ہیں کہ جن میں اہلِ کتاب کا ذکر کیا گیا ہے اور اس سے آپ ﷺ کی مراد یہود و نصاریٰ ہی ہیں، جن پر تورات و انجیل نازل کی گئی، دیگر کفار اس میں شامل نہیں۔ ذیل میں ہم چند ایک احادیث نقل کرتے ہیں۔

حدیث نمبر 1

صحیح بخاری میں وارد مندرجہ ذیل حدیث سے نبی کریم ﷺ نے ہی خوب وضاحت فرمادی ہے کہ اہلِ کتاب سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ یہود پر تورات نازل ہوئی اور نصاریٰ پر انجیل، سو اس لئے نبی کریم ﷺ نے بھی ان دو کتابوں کے حامل مذاہب یہود و نصاریٰ کو ہی اہلِ کتاب سے تعبیر کیا ہے۔ عبداللہ بن عمر سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَنْ سَلَفَ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ، فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا، فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ، فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى صُلِّيَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُوتِيتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَأُعْطِيتُمْ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ: هَؤُلَاءِ أَقَلُّ مِنَّا عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا، قَالَ اللَّهُ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِن حَقِّكُمْ شَيْئًا؟، قَالُوا: لَا، قَالَ: فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ.[12]

[10] النساء 4: 123۔

[11] قرطبی، ابو عبداللہ محمد بن احمد، **الجامع لاحکام القرآن**،(قاہرۃ:دارلکتب المصریۃ، 1394ھ، الطبعۃ الثانیۃ)، 396/5۔

[12] البخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول اللہ و ایامہ**،(الریاض: دارالسلام للنشر والتوضیع، 1999ء، طبعۃ اولی)، کتاب التوحید، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا}، رقم الحدیث:7533۔

گذشتہ امتوں کے مقابلہ میں تمہارا وجود ایسا ہے جیسے عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت، اہل تورات کو تورات دی گئی تو انہوں نے اس پر عمل کیا، یہاں تک کہ دن آدھا ہو گیا اور وہ عاجز ہو گئے۔ پھر انہیں ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر اہلِ انجیل کو انجیل دی گئی اور انہوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا، انہیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر تمہیں قرآن دیا گیا اور تم نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ مغرب کا وقت ہو گیا، تمہیں دو دو قیراط دیئے گئے، اس پر اہلِ کتاب نے کہا کہ یہ ہم سے عمل میں کم ہیں اور اجر میں زیادہ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تمہارا حق دینے میں کوئی ظلم کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہوں عطا کروں۔

حدیث نمبر2

نبی کریم ﷺ نے اہلِ کتاب کے لئے اسلام قبول کرنے میں دہرے اجر کی بشارت سنائی، سو اس حدیث کی تشریح میں بھی محدثین وشارحین نے اہلِ کتاب سے مراد یہود ونصاریٰ ہی کو لیا ہے۔ ابو بردہ بن موسیٰ اپنے باپ کے واسطے سے بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ، رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ.[13]

تین شخص ہیں جن کے لیے دوگنا اجر ہے۔ ایک وہ جو اہل کتاب سے ہو اور اپنے نبی پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور (دوسرے) وہ غلام جو اپنے آقا اور اللہ (دونوں) کا حق ادا کرے اور (تیسرے) وہ آدمی جس کے پاس کوئی لونڈی ہو۔ جس سے شب باشی کرتا ہے اور اسے تربیت دے تو اچھی تربیت دے، تعلیم دے تو عمدہ تعلیم دے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے، تو اس کے لیے دوگنا اجر ہے۔

اہلِ کتاب سے مراد یہود ونصاریٰ ہیں۔ ان میں سے جو شخص بھی اپنے نبی پر سچا ایمان لائے، اپنے ایمان کو شرک وکفر سے آلودہ نہ کرے اور آخری نبی سیدنا محمد ﷺ پر بھی صدق دل سے ایمان لے آئے تو اللہ کے ہاں اس کے لیے دوگنا اجر ہے۔

فتح الباری

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے، حافظ ابنِ حجرؒ لکھتے ہیں:

[13] البخاری، **الجامع الصحيح**، كتاب العلم، بَابُ تَعْلِيمِ الرَّجُلِ أَمَتَهُ وَأَهْلَهُ، رقم الحديث: 97 -

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

قَوْلُهُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَفْظُ الْكِتَابِ عَامٌّ وَمَعْنَاهُ خَاصٌّ أَيِ الْمُنَزَّلِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَالْمُرَادُ بِهِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ كَمَا تَظَاهَرَتْ بِهِ نُصُوصُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ. [14]

آپ ﷺ کا یہ فرمان اہلِ کتاب سے، الکتاب ایک عام لفظ ہے، لیکن اس کا معنی خاص ہے، یعنی اللہ کی طرف سے اتاری گئی کتاب اور یہاں اس سے مراد تورات وانجیل ہیں، جیسا کہ کتاب وسنت کی نصوص سے بالکل واضح ہے۔

حدیث نمبر3

عن ابنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ، فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ. [15]

عبداللہ بن عباس سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے معاذ کو یمن بھیجا اور فرمایا: تم اہلِ کتاب کی ایک جماعت کے پاس جا رہے ہو، ان کو اس بات کی طرف بلانا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، اگر وہ یہ مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ یہ بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر ان کے مالوں میں زکاۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لے کر غریبوں کو دی جائے گی، پھر اگر وہ یہ بھی مان لیں تو تم ان کے عمدہ اموال کو نہ لینا اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا کہ اس کی دعا اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں۔

عون المعبود

اس حدیث کی تشریح میں علامہ شرف الحق عظیم آبادیؒ رقمطراز ہیں:

(أَهْلُ الْكِتَابِ) الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى۔ [16]

اہل کتاب سے مراد یہود ونصاریٰ ہیں۔

اور دوسرے مقام پر اسی سے متعلق بالتفصیل یوں لکھتے ہیں:

قال الحافظ ابن عَبْدِ الْبَرِّ فِي التَّمْهِيدِ شَرْحِ الْمُوَطَّأِ فِي قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمَجُوسِ سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ يَعْنِي فِي الْجِزْيَةِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُمْ لَيْسُوا أَهْلَ كِتَابٍ وَعَلَى ذَلِكَ جُمْهُورُ الْفُقَهَاءِ۔قَوْلُهُ تَعَالَى أَنْ تَقُولُوا

[14] ابن حجر، احمد بن علی ، العسقلانی، **فتح الباری فی شرح صحیح البخاری**،(بیروت: دارالمعرفة،1379ھ،الطبعة الاولیٰ)، 190/1۔

[15] ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، **سنن ابی داؤد**، (لبنان: المکتبة العصریة، 1395ھ،طبعةاولیٰ)، کتاب الزکاة،بَابٌ فِي زَكَاةِ السَّائِمَةِ، رقم الحدیث: 1584۔

[16] عظیم آبادی ،شمس الحق، محمد اشرف بن امیر، **عون المعبود شرح سنن ابی داؤد**،(بیروت: دارالکتب العلمیه، 1415ھ،طبعةاولیٰ)، 326/4۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

إِنَّمَا أُنْزِلَ الْكِتَابُ على طائفتين من قبلنا يَعْنِي الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا أُنْزِلَتِ التوراة والإنجيل إلا من بعده۔وَقَالَ تَعَالَى يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَى شيء حتى تقيموا التوراة والإنجيل فَدَلَّ عَلَى أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ هُمْ أَهْلُ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى لَا غَيْرُهما۔[17]

حافظ ابن عبد البرؒ نے مؤطا کی شرح التمہید میں کہا ہے کہ آپ ﷺ کا مجوس کے متعلق یہ فرمانا کہ ان کے ساتھ اہلِ کتاب والا سلوک روا رکھو یعنی جزیہ میں۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اہلِ کتاب میں سے نہیں اور اسی پر جمہور فقہاء کا اتفاق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:أَنْ تَقُولُوا إِنَّمَا أُنْزِلَ الْكِتَابُ على طائفتين من قبلنا اس میں طائفتین سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے یہ فرامین: يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا أُنْزِلَتِ التوراة والإنجيل إلا من بعده يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَى شيء حتى تقيموا التوراة والإنجيل پس اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ اہلِ کتاب سے مراد اہل تورات و انجیل، یہود و نصاریٰ ہی ہیں، ان دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں۔

اہلِ کتاب کی اصطلاح اور فقہائے امت

فقہائے امت کے نزدیک اہلِ کتاب میں کون کون سے مذاہب شامل ہیں، ذیل میں ہم ان کا جائزہ لیں گے۔ بعض فقہاء کے نزدیک صرف یہود و نصاریٰ ہی اس سے مراد ہیں اور بعض کے نزدیک ہر وہ امت کہ جن پر آسمانی کتاب یا صحیفہ نازل ہوا ہے، وہ اہلِ کتاب ہی میں شامل ہے۔

فقہائے احناف

احناف کے ہاں اہلِ کتاب کی اصطلاح صرف یہود و نصاریٰ تک محدود نہیں، بلکہ تمام مذاہب جو آسمانی کتاب یا صحیفہ کے حامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، وہ سب اس میں شامل ہیں اور ان سے تعامل میں وہ تمام احکامات کہ جو اہلِ کتاب کو مشرکین یا بت پرستوں سے ممتاز اور جدا کرتے ہیں ، وہ ان کے لئے بھی لازم ہیں۔ سو فقہائے احناف کے نزدیک اہلِ کتاب کی اصطلاح وسیع مفہوم میں لی جاتی ہے۔ چنانچہ علامہ ابن عابدین حنفیؒ رقمطراز ہیں:

وَاعْلَمْ أَنَّ مَنْ اعْتَقَدَ دِينًا سَمَاوِيًّا وَلَهُ كِتَابٌ مُنَزَّلٌ كَصُحُفِ إبْرَاهِيمَ وَشِيثٍ وَزَبُورِ دَاوُد فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَتَجُوزُ مُنَاكَحَتُهُمْ وَأَكْلُ ذَبَائِحِهِمْ.[18]

اور یہ جان لو کہ بے شک جو شخص آسمانی دین پر اعتقاد رکھتا ہے اور اس کے پاس کوئی منزل من اللہ کتاب ہے، جیسے ابراہیم اور شیث (علیہما السلام) کے صحیفے اور داوٗد (علیہ السلام) کی زبور، تو وہ اہل کتاب میں سے ہے، پس ان سے شادی کرنا اور ان کے ذبیحے کھانا جائز ہے۔

فقہائے مالکیہ

---

[17] عظیم آبادی، **عون المعبود**، 204/8۔

[18] ابن عابدین، محمد امین بن عمر، **رد المحتار علی الدر المختار**، (بیروت: دارالفکر، 1412ھ، الطبعة الاولیٰ)، 45/3۔

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

فقہائے مالکیہ کے نزدیک اہلِ کتاب کی اصطلاح سے مراد صرف یہود و نصاریٰ ہیں، دیگر گروہ اگرچہ آسمانی کتاب کا دعویٰ بھی کریں تو وہ اس میں شامل نہیں۔ چنانچہ امام مالکؒ سے جب اہل کتاب کی خواتین سے نکاح کے متعلق پوچھا گیا کہ آپ ان سے نکاح کو جائز ہونے کے باوجود ناپسند کیوں کرتے ہیں، تو آپؒ نے اس کا جواب دیتے ہوئے وضاحت فرمائی کہ اہلِ کتاب سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔

قَالَ مَالِكٌ: أَكْرَهُ نِكَاحَ نِسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ - الْيَهُودِيَّةَ وَالنَّصْرَانِيَّةَ -. قَالَ: وَمَا أُحَرِّمُهُ، وَذَلِكَ أَنَّهَا تَأْكُلُ الْخِنْزِيرَ وَتُشْرِبُ الْخَمْرَ وَيُضَاجِعُهَا وَيُقَبِّلُهَا وَذَلِكَ فِي فِيهَا وَتَلِدُ مِنْهُ أَوْلَادًا فَتُغَذِّي وَلَدَهَا عَلَى دِينِهَا وَتُطْعِمُهُ الْحَرَامَ وَتَسْقِيه الْخَمْرَ.[19]

امام مالکؒ نے کہا: میں اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ کی عورتوں سے نکاح کو ناپسند کرتا ہوں، میں اسے حرام نہیں کرتا، اور یہ (کراہت) اس لئے ہے، کیونکہ وہ سور کھاتی ہیں اور شراب پیتی ہیں اور وہ (مسلمان) اس سے ہمبستری کرتا ہے اور اس کا بوسہ لیتا ہے، جبکہ یہ سب اس کے منہ میں ہے اور وہ (عورت) اس سے بچے پیدا کرتی ہے اور وہ اپنے بیٹے کی پرورش اپنے مذہب پر کرتی ہے اور وہ اسے حرام کھانا کھلاتی ہے اور اسے شراب پلاتی ہے۔

شوافع

امام شافعیؒ کے نزدیک اہلِ کتاب کی اصطلاح بنی اسرائیل کے یہود و نصاریٰ کے لئے خاص ہے، لیکن وہ یہود و نصاریٰ جو بنی اسرائیل سے نہیں بلکہ عرب کے دیگر بت پرست قبائل کہ جنہوں نے نصرانی مذہب اختیار کیا، وہ اہلِ کتاب میں شامل نہیں۔ چنانچہ آپؒ نے جزیہ کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے اہلِ کتاب سے متعلق اپنی رائے کا ذکر کیا۔

انْتَوَتْ قَبَائِلُ مِنْ الْعَرَبِ قَبْلَ أَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ رَسُولَهُ مُحَمَّدًا - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَيُنَزِّلَ عَلَيْهِ الْفُرْقَانَ فَدَانَتْ دِينَ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَارَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْكِتَابِ الْعَرَبَ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَدَانَ بَعْضُهُمْ دِينَهُمْ وَكَانَ مَنْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرْضَ قِتَالِهِ مِنْ أَهْلِ الْأَوْثَانِ حَتَّى يُسْلِمَ مُخَالِفًا دِينَ مَنْ وَصَفْته دَانَ دِينَ أَهْلِ الْكِتَابِ قَبْلَ نُزُولِ الْفُرْقَانِ عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لِتَمَسُّكِ أَهْلِ الْأَوْثَانِ بِدِينِ آبَائِهِمْ «فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الْجِزْيَةَ مِنْ أُكَيْدِرَ دُومَةَ» ، وَهُوَ رَجُلٌ يُقَالُ مِنْ غَسَّانَ أَوْ مِنْ كِنْدَةَ «وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْجِزْيَةَ مِنْ ذِمَّةِ أَهْلِ الْيَمَنِ وَعَامَّتِهِمْ عَرَبٌ وَمِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ، وَفِيهِمْ عَرَبٌ» فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى مَا وَصَفْت مِنْ أَنَّ الْإِسْلَامَ لَمْ يَكُنْ وَهُمْ أَهْلُ أَوْثَانٍ بَلْ دَائِنِينَ دِينَ أَهْلِ الْكِتَابِ مُخَالِفِينَ دِينَ أَهْلِ الْأَوْثَانِ وَكَانَ فِي هَذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْجِزْيَةَ لَيْسَتْ عَلَى النَّسَبِ إنَّمَا هِيَ عَلَى الدِّينِ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ الْمَشْهُورُ عِنْدَ الْعَامَّةِ أَهْلُ التَّوْرَاةِ مِنْ الْيَهُودِ وَالْإِنْجِيلِ مِنْ النَّصَارَى وَكَانُوا مِنْ بَنِي إسْرَائِيلَ۔[20]

عرب میں سے کئی قبائل (اہلِ کتاب کے مذہب میں) داخل ہو گئے، اس سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول محمد ﷺ کو مبعوث فرماتے اور آپ ﷺ پر فرقان نازل فرماتے۔ پس انہوں نے اہلِ کتاب کا دین اختیار کر لیا اور بعض اہل کتاب یمن والے عربوں کے قریب آ گئے۔ پس ان میں سے بعض نے ان کا دین اختیار کر لیا۔ اور وہ اہل اوثان میں سے تھے جن سے قتال کو اللہ تعالیٰ نے فرض کیا، حتی کہ وہ اس کے مخالف دین کو تسلیم کر لیں جن کا تو نے وصف بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ پر

[19] مالک بن انس، **المدونة**، (بیروت: دارالکتب العلمیة، 1415ھ، الطبعة الاولیٰ)، 219/2۔

[20] الشافعی، محمد بن ادریس، **الام**، (بیروت: دارالمعرفة، 1410ھ، الطبعة الثانیة) 182/4، 183۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

فرقان نازل کیے جانے سے پہلے اہلِ کتاب کا دین اختیار کیا، آپ ﷺ نے اکیدر دومہ سے جزیہ وصول کیا، (کہا جاتا ہے کہ وہ ایک آدمی تھا غسان یا کندہ کا) اور یمن کے ذمیوں، ان کے عام لوگوں اور عربوں سے جزیہ وصول کیا، اور نجران کے لوگوں سے بھی جزیہ لیا۔ اور ان میں سے بھی عرب تھے۔ پس یہ بات دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ جو بیان کی گئی ہے کہ بے شک یہ اہل کتاب کا دین اختیار کرنے والے اور اہل اوثان کے دین کی مخالفت کرنے والے تھے۔ اس میں دلیل ہے اس بات کی کہ بے شک جزیہ نسب کی بنا پر نہیں بلکہ دین کی بنا پر ہے۔ اور عام طور پر یہ بات مشہور ہے کہ اہلِ کتاب یہودی اہلِ تورات ہیں اور نصاریٰ اہلِ انجیل ہیں اور یہ سب بنی اسرائیل میں سے تھے۔

فقہائے حنابلہ

فقہائے حنابلہ کے نزدیک اہلِ کتاب کی اصطلاح سے مراد صرف یہود و نصاریٰ ہیں، ان کے تمام فرقے اور گروہ جو یہودی یا نصرانی کہلواتے ہیں وہ سب ان میں شامل ہیں۔ چنانچہ امام ابنِ قدامہؒ رقمطراز ہیں:

وَسُئِلَ أَحْمَدُ، أَيَصِحُّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ لِلْمَجُوسِ كِتَابًا؟ فَقَالَ: هَذَا بَاطِلٌ وَاسْتَعْظَمَهُ جِدًّا. وَلَوْ ثَبَتَ أَنَّ لَهُمْ كِتَابًا، فَقَدْ بَيَّنَّا أَنَّ حُكْمَ أَهْلِ الْكِتَابِ لَا يَثْبُتُ لِغَيْرِ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ. وَقَوْله - عَلَيْهِ السَّلَامُ -: «سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَاب۔ [21]

امام احمدؒ سے پوچھا گیا، کیا یہ بات درست ہے کہ حضرت علی سے مروی ہے، بے شک مجوس کی بھی (آسمانی) کتاب ہے؟ تو آپؒ نے کہا: یہ ثابت نہیں اور بڑی سنگین بات ہے، اور اگر یہ ثابت بھی ہو جائے کہ ان کے پاس (آسمانی) کتاب ہے، تو ہمارے لئے بالکل واضح ہے کہ اہلِ کتاب کا حکم، دو کتابوں (تورات و انجیل) والوں کے علاوہ اور کسی کے لئے ثابت نہیں۔ اور آپ ﷺ کا مجوس کے لئے یہ کہنا کہ ان کے ساتھ (جزیہ میں) اہلِ کتاب کی طرح کا معاملہ کرو۔ یہی فرمان اسی بات کی دلیل ہے کہ مجوس اہلِ کتاب میں شامل نہیں۔

اور دوسرے مقام پر اہلِ کتاب کی وضاحت میں یوں لکھتے ہیں:

فَأَهْلُ الْكِتَابِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى وَمَنْ دَانَ بِدِينِهِمْ، كَالسَّامِرَةِ يَدِينُونَ بِالتَّوْرَاةِ، وَيَعْمَلُونَ بِشَرِيعَةِ مُوسَى - عَلَيْهِ السَّلَامُ -،وَإِنَّمَا خَالَفُوهُمْ فِي فُرُوعِ دِينِهِمْ. وَفِرَقِ النَّصَارَى مِنْ الْيَعْقُوبِيَّةِ، والنسطورية، وَالْمَلْكِيَّةِ، وَالْفِرِنْجِ وَالرُّومِ، وَالْأَرْمَنِ، وَغَيْرِهِمْ، مِمَّنْ دَانَ بِالْإِنْجِيلِ، وَمَنْ عَدَا هَؤُلَاءِ مِنْ الْكُفَّارِ، فَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، بِدَلِيلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: أَنْ تَقُولُوا إِنَّمَا أُنْزِلَ الْكِتَابُ عَلَى طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا۔ [22]

پس اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ ہیں اور جو بھی ان کے مذہب پر چلے۔ جیسے سامری تورات کی پیروی کرتے ہیں اور حضرت موسیٰؑ کی شریعت پر عمل کرتے ہیں اور کئی دینی فروعات میں یہود کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور نصاریٰ کے فرقے یعقوبیہ، نسطوریہ، ملکیہ، فرنگ، رومی، ارمن اور ان کے علاوہ جو بھی انجیل کی پیروی کرے، وہ سب اہلِ کتاب میں شامل ہیں۔ اور ان کے علاوہ

---

[21] ابنِ قدامہ، عبداللہ بن احمد، **المغنی**، (الریاض: دار عالَم الکتب ،1413ھ، الطبعة الاولی)، 131/7۔

[22] ایضاً، 329/9۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

جتنے بھی کفار ہیں وہ اہلِ کتاب میں شامل نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی دلیل کے ساتھ (یہ کہ تم کہو کہ کتاب تو صرف ہم سے پہلے دو گروہوں پر ہی اتاری گئی تھی)۔

اصطلاح اہلِ کتاب اور مؤرخین

مؤرخین میں ایک ممتاز نام علامہ عبد الکریم شہرستانیؒ کا ہے، ان کے نزدیک اہلِ کتاب سے مراد اپنے تمام فرقوں سمیت یہود و نصاریٰ ہیں۔ چنانچہ وہ اپنی مایہ ناز کتاب میں رقمطراز ہیں:

أهل الكتاب : الخارجون عن الملة الحنيفية والشريعة الإسلامية، ممن يقول بشريعة وأحكام وحدود وأعلام، وهم قد انقسموا إلى من له كتاب محقق، مثل التوراة والإنجيل، وعن هذا يخاطبهم التنزيل بأهل الكتاب.[23]

اہلِ کتاب سے مراد وہ لوگ ہیں، جو دینِ حنیف اور شریعت اسلامی سے نکلنے والے ہیں، باوجود اس کے کہ وہ صاحبِ شریعت و احکام اور حدود و امتیازات ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور ان کی تقسیم اس طرح کی گئی کہ ان کی ایک ثابت شدہ کتاب ہے، جیسے تورات اور انجیل۔ اور انہی لوگوں کو قرآن مجید نے اہلِ کتاب کہہ کر مخاطب کیا ہے۔

اہلِ کتاب کی اصطلاح اور معاصر مفکرین:

متاخرین کے چند معروف مسلم مفکرین کے ہاں اس اصطلاح سے کون کون سے مذاہب مراد ہیں، انہیں ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

شاہ ولی اللہ دہلویؒ:

شاہ ولی اللہ کے نزدیک اہلِ کتاب سے مراد یہود و نصاریٰ ہی ہیں، اگرچہ انہوں نے اپنے دین و کتاب میں تحریف تبدل کر لیا ہے۔ یعنی جملہ موجودہ عقائد کے باوجود انہیں اہلِ کتاب میں شامل کیا جائے گا۔

"المراد بأهل الكتاب اليهود والنصارى، ومن كان على ملتهم بعد التحريف والتبديل"[24]

اہل کتاب سے مراد یہود و نصاریٰ اور وہ لوگ ہیں جو ان کی ملت پر ہوں خواہ بعد میں تحریف کر چکے ہوں۔

علامہ آلوسیؒ:

متاخرین میں ایک معروف نام مفسر قرآن علامہ آلوسی کا ہے، انہوں نے اس سے مراد یہود و نصاریٰ کا ذکر تو کیا ہے لیکن ساتھ اختلاف بھی ذکر کیا ہے کہ بعض لوگ شبہ اہلِ کتاب میں سامرۃ اور صائیبین کو بھی شمار کرتے ہیں۔ البتہ حتمی رائے ان کے بارے میں نہیں دی فقط یہ اختلاف ذکر کیا ہے۔

"أهل الكتاب عند الإطلاق ينصرف إلى اليهود والنصارى، ويدخل فيهم السامرة والصابئة على خلاف"[25]

اہل کتاب سے عام طور پر یہود و نصاریٰ مراد ہوتے ہیں، البتہ سامری اور صابئین کے بارے میں اختلاف ہے۔

---

[23] الشهرستانی، محمد بن عبدالكريم، **الملل والنحل**،(بیروت: دارالمعرفة، 1414ھ، الطبعة الثانية)، 13/2۔

[24] دهلوی، شاه ولي الله ، الفوز الكبير في أصول التفسير، (لاهور: المكتبة السلفية، 1984ء)، ص 112۔

[25] الآلوسي، شهاب الدين محمود بن عبد الله الحسيني، روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني، (بيروت: دار إحياء التراث العربي، 1415ھ)، ج 2، ص 87۔

سید قطبؒ:

سید قطب رحمہ اللہ اپنی معروف تفسیر میں اہل کتاب کی اصطلاح سے مراد یہود و نصاریٰ کو ہی لیتے ہیں البتہ ان کے نزدیک مجوس یا صائبین کے ہاں آسمانی کتاب کے دعویٰ ہونے کی بناء پر انہیں بھی اس اصطلاح کا مصداق ٹھہراتے ہیں۔

"القرآن يطلق أهل الكتاب على اليهود والنصارى في المقام الأول، ولكنه قد يشمل من أوتي كتاباً من قبل، كالمجوس والصابئة"[26]

قرآن مجید اہلِ کتاب کا اطلاق سب سے پہلے یہود و نصاریٰ پر کرتا ہے، البتہ الہامی کتاب دیے جانے کی بناء پر مجوس اور صابئین پر بھی اس کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

جاوید احمد غامدی:

غامدی صاحب اپنی کتاب میزان میں اہل کتاب کی اصطلاحاً تعریف لکھتے ہوئے اہلِ کتاب کو ہی اس میں شامل کرتے ہیں لیکن ساتھ ایک باریک فرق بھی ان کے ہاں ہے کہ جو اہلِ کتاب اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کریں ابنیت یا تثلیث کے قائل ہوں وہ اس سے مراد نہیں، جبکہ قرآنِ مجید نے جب انہیں اہلِ کتاب کی اصطلاح سے مخاطب کیا تھا تب ان میں یہ سب کفر و شرک موجود تھا جیسا کہ قرآنِ مجید میں واضح ہے، اس سب کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کا مصداق ٹھہراتے ہوئے مشرکین سے جدا کیا۔ سو غامدی صاحب رقمطراز ہیں:

"اہلِ کتاب سے مراد وہ اقوام ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کے ذریعے کتاب دی، اور ان کے درمیان شریعت قائم کی۔ قرآن میں بالعموم یہ اصطلاح یہود و نصاریٰ کے لیے آئی ہے، تاہم بعض مقامات پر صابیین کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے۔"[27]

یہود و نصاریٰ کے علاوہ دیگر مذاہب جنہیں شبہ اہلِ کتاب کہا جاتا ہے اس کے متعلق لکھتے ہیں ۔یہود و نصاریٰ اہلِ کتاب کے قطعی مصداق ہیں۔ صابیین کے بارے میں قرآن نے اہلِ کتاب کے ساتھ ذکر کیا ہے، لہٰذا وہ بھی اسی ذیل میں آئیں گے۔ مجوس (زرتشتی) کو وہ اہلِ کتاب میں شامل نہیں کرتے۔ ان کے مطابق یہ محض تاریخی طور پر مسلمانوں نے بعض رعایتوں کی وجہ سے انہیں اہلِ کتاب کا درجہ دیا۔

چنانچہ آپ رقمطراز ہیں:

> "اہلِ کتاب کی اصطلاح صرف ان اقوام پر بولی جاتی ہے جو کسی پیغمبر کے ذریعے کتاب پانے والی ہوں۔ قرآن نے یہود و نصاریٰ کا ذکر اس میں کیا ہے۔ صابیین کو بھی بعض آیات میں شامل کیا ہے۔ لیکن مجوس کو اس میں شامل نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ ان کے پیغمبر کا قرآن میں کوئی ذکر نہیں ملتا۔"[28]

خلاصہ بحث

اہلِ کتاب کی اصطلاح قرآن و حدیث میں ایک نہایت بنیادی اور اہم مفہوم رکھتی ہے۔ اس سے مراد بالاتفاق یہود و نصاریٰ ہی ہیں کیونکہ قرآنِ حکیم نے ان ہی کے لیے سابقہ آسمانی کتب تورات و انجیل کی نسبت بیان فرمائی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی انہی کو اصل اہلِ کتاب قرار دیا۔

---

26 سید قطب، فی ظلال القرآن، (قاہرہ: دار الشروق، 1412ھ/1992ء)، ج 1، ص 293۔

27 غامدی، جاوید احمد، میزان، (لاہور: المورد، 2001ء)، ص 185۔

28 غامدی، جاوید احمد ، البرہان، (لاہور: المورد، 2001ء)، ص 67۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

فقہاء ومفسرین نے بھی اسی موقف کو اختیار کیا ہے، اگرچہ بعض نے مجوس، صابئین یا دیگر اہلِ ادیان کو بعض پہلوؤں سے اہلِ کتاب کے احکام میں شامل کرنے کی بات کی ہے، مگر جمہور کے نزدیک یہ تعبیر غیر مضبوط اور محلِ نظر ہے۔

یوں کہا جا سکتا ہے کہ:

اصل اور متفق علیہ معنی کے لحاظ سے اہلِ کتاب صرف یہود و نصاریٰ ہیں۔

دیگر اقوام کو اہلِ کتاب میں شامل کرنا ایک استثنائی یا اجتہادی رائے ہے جسے عمومی قبولیت حاصل نہیں۔

اسلامی فقہ میں اہلِ کتاب کے ساتھ تعلقات (نکاح، ذبیحہ، جزیہ وغیرہ) کے مسائل بھی اسی اصل مفہوم پر قائم ہیں۔

اس طرح اہلِ کتاب کی تعریف میں وسعت یا تخصیص کے تمام تر مباحث آخر کار اسی حقیقت پر جمع ہوتے ہیں کہ قرآن و سنت کے نصوص اور امت کے تعامل کے مطابق اہلِ کتاب سے مراد بنیادی طور پر یہود و نصاریٰ ہی ہیں۔

AL-AASAR Journal
ıarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921